سپریم کورٹ رپورٹس (2006)ایس یو پی پی۔8ایس سی آر

آیودھا اپاسکر نرمانی کلیان سمیتی، کانپور

بنام

حکومت بھارت اور دیگران

14 نومبر 2006

(اریجیت پسیات اور لوکیشور سنگھ پنٹا، جسٹس صاحبان)

تعلیمی ادارہ-سی بی ایس ای بورڈ سے منسلک سیکنڈری اسکول-فیکٹری کے احاطے میں قائم آرڈیننس ایکویپمنٹ فیکٹری-اسکول کے افسران اور ملازمین کے بچوں کے لیے ادارے قائم کرنے کے مقصد سے سوسائٹی کے ذریعے قائم کردہ-سوسائٹی کو کوئی لیز نہیں دی گئی-آرڈیننس فیکٹری بورڈ کی طرف سے تعلیمی سیشن 2005-2006 کے بعد اسکول کا چلنا بند کرنے، پریمیم کے ساتھ بڑھا ہوا لیز کرایہ جمع کرنے اور احاطے میں اسکول کے جاری رہنے تک بڑھا ہوا ماہانہ کرایہ ادا کرنے کی ہدایت-تحریری درخواست-مسترد-اپیل میں چیلنج کردہ احکامات: سوسائٹی کو کسی بھی پٹہ عدم منظوری اور سوسائٹی کو جائز منظوری تھی، جسے سوسائٹی کا مقصد ناکام ہونے کی وجہ سے بند کر دیا گیا تھا-تاہم، چونکہ اسکول باضابطہ طور پر منسلک تھا اور طلباء اپنی پڑھائی پر مقدمہ چلا رہے تھے، اس لیے اسکول کو بند کرنے کے لیے توسیع شدہ وقت دیا گیا۔

آرڈیننس ایکویپمنٹ فیکٹری (او ای ایف) کے افسران اور ملازمین نے اپیلینٹ سوسائٹی قائم کی تھی جس کا مقصد اداروں کو قائم کر کے طلباء کو تعلیم فراہم کرنا تھا۔سوسائٹی نے سیکنڈری اسکول قائم کیا جسے سنٹرل بورڈ آف سیکنڈری اسکول (سی بی ایس ای) نے تسلیم شدہ تھا۔ایک عمارت جس میں پہلے ایک

کیندریہ ودیالیہ چلایا جاتا تھا، سوسائٹی کو 3,904 روپے کے سالانہ کرایہ پر اسکول چلانے کے لیے سونپی گئی۔ 4.4.2005 کے ایک حکم نامے کے ذریعے سوسائٹی سے کہا گیا کہ وہ تعلیمی سیشن 2005-2006 کے بعد او ای ایف کے احاطے سے اسکول نہ چلائے، تعلیمی سال 2005-2006 میں نویں اور دسویں جماعت کے کسی بھی طالب علم کو نہ لے۔ 32,95,315 روپے ایک ماہ کی مدت کے اندر لیز پٹہ اور پریمیم کے طور پر؛ اور 18,307 روپے ماہانہ پٹہ ادا کرنے کے لیے، سکول او ای ایف کے احاطے سے کام کرتا تھا۔ اس حکم کو عرضی درخواست دائر کر کے چیلنج کیا گیا تھا۔ آرڈیننس فیکٹری بورڈ میں نمائندگی کرنے کی ہدایت کے ساتھ عدالت عالیہ نے اسے نمٹا دیا۔ سوسائٹی نے بورڈ کے سامنے نمائندگی کی اور اسے حکم بتاریخ 21.6.2005 کے ذریعے مسترد کر دیا گیا اور سوسائٹی کو ہدایت کی گئی کہ وہ حکم بتاریخ 4.4.2005 میں دی گئی ہدایات کی تعمیل کرے۔ سوسائٹی نے 4.4.2005 اور 21.6.2005 کے احکامات کو چیلنج کرتے ہوئے عرضی درخواست دائر کی، جسے عدالت عالیہ نے مسترد کر دیا۔ اس لیے موجودہ اپیل۔

اپیل کو نمٹاتے ہوئے عدالت نے

منعقد: 1۔1۔ او ای ایف بورڈ کا کوئی پٹہ دینے کا کوئی فیصلہ نہیں ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اسکول چل رہا ہے اور سی بی ایس ای سے منسلک تھا۔ اس لحاظ سے اپنی تعلیم پر مقدمہ چلانے والے طلباء کسی غیر منسلک ادارے کے طالب علم نہیں ہیں۔ اس کے ساتھ ہی، اس بات کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ اصل پوزیشن کے برعکس ملازمین اور افسران کے وارڈوں کا فیصد 15 فیصد سے کم ہے۔ لہذا، یہ موقف کہ اپیل کنندہ کے حق میں احاطے میں اسکول چلانے کے لیے جائز منظوری ہے، قبول نہیں کیا جا سکتا۔ یہ طلبا کے مفاد میں نہیں ہوگا کہ وہ ادارے کو فوری طور پر بند کرنے اور/ یا اپیل کنندہ کو احاطے کو فوری طور پر خالی کرنے کی ہدایت کریں۔ (1142-سی-ایف)

1-2۔اپیل کنندہ کی طرف سے احاطے کو خالی کرنے کا عہد نامہ دائر کیا جا سکتا ہے جس میں جواب دہندگان کی طرف سے احاطے پر قبضے کے لیے وصول کی جانے والی رقم ادا کرنے کا عہد نامہ ہو۔اس طرح کا انڈر ٹیکنگ دائر ہونے پر، اپیل کنندہ کو 31.3.2008 تک احاطے پر قبضہ کرنے کی اجازت ہوگی۔(1142-جی-ایچ)

2۔ تاہم، اپیل کنندہ زیر بحث احاطے کی پٹہ منظوری کے لیے حکام سے رجوع کر سکتا ہے۔اگر ایسی درخواست کی جاتی ہے تو اس پر اپنے نقطہ نظر سے غور کیا جائے گا۔(1142-جی-ایچ)

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار فیصلہ:2006 کی دیوانی اپیل نمبر۔4927

الہ آباد کے سی۔ایم۔ڈبلیو۔پی۔نمبر 47566/2005 عدالت عالیہ آف جوڈیکیچر بتاریخ 26.7.2005 کے حتمی فیصلے اور حکم سے

اپیل کنندہ کی طرف سے ادے یوللت، گورب بنرجی، سومترا اور اروند کمار گپتا۔

جواب دہندگان کے لیے وکاس سنگھ، اے ایس جی، ایس واسیم اے قادری، آر سی کاٹھیا، وی کے ورما اور مسز انیل کٹیار۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا
ارجیت پسیات، جسٹس اجازت دی گئی۔

اپیل کنندہ الہ آباد عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے ذریعے دیے گئے فیصلے کی قانونی حیثیت پر

سوال اٹھاتا ہے جس میں اپیل کنندہ کی طرف سے آئین ہند، 1950 (مختصر طور پر 'آئین') کے آرٹیکل 226 کے تحت دائر عرضی درخواست کو مسترد کیا گیا ہے۔

مختصر طور پر پس منظر کے حقائق مندرجہ ذیل ہیں:-

عرضی درخواست جوائنٹ ڈائریکٹر (پرسنل اینڈ ایڈمنسٹریشن)، آرڈیننس ایکوپمنٹ فیکٹریز، کانپور، (مختصر طور پر 'او ای ایف')، مدعا علیہ نمبر 4 اور ڈائریکٹر جنرل، آرڈیننس فیکٹریز، حکومت بھارت، کولکتہ، مدعا علیہ نمبر 6 کے ذریعے منظور کردہ 1.4.2005 کے حکم کو منسوخ کرنے کے لیے دائر کی گئی تھی۔ جواب دہندگان کو مذکورہ بالا احکامات کے مطابق زیر بحث احاطے سے او ای ایف سیکنڈری اسکول (جسے اس کے بعد 'سیکنڈری اسکول' کہا گیا ہے) کے چلانے میں مداخلت کرنے سے روکنے اور جواب دہندگان کو 5 لاکھ روپے کی رقم کا مطالبہ کرنے سے روکنے کے لیے مزید راحت طلب کی گئی۔ 18,307 روپے ماہانہ کرایہ اور 21,968 روپے لیز پٹہ کے لیے پریمیم اور اپیل کنندہ کو 3,904 روپے سالانہ پٹہ کی ادائیگی پر سیکنڈری اسکول چلانے کی اجازت دینا۔ اپیل کنندہ کو 32,95,315 روپے کی رقم کی واپسی کی ہدایت کا بھی دعوی
کیا گیا جو اس نے جمع کرائی تھی۔

اپیل کنندہ ('سوسائٹی' کے طور پر بیان کردہ سہولت کی خاطر) سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ 1861 (اس کے بعد 'ایکٹ' کے طور پر) کی دفعات کے تحت رجسٹرڈ کیا گیا تھا۔ مذکورہ سوسائٹی او ای ایف کے افسران اور ملازمین نے قائم کی ہے۔ سوسائٹی کا بنیادی مقصد اداروں کے قیام کے ذریعے آرٹ، سائنس اور کامرس کے شعبے میں طلباء کو تعلیم فراہم کرنا ہے۔ سوسائٹی نے اس کے مطابق مذکورہ بالا سیکنڈری اسکول قائم کیا ہے، جسے سنٹرل بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن (مختصر طور پر 'سی بی ایس ای') نے تسلیم شدہ ہے۔ سیکنڈری اسکول پہلی جماعت سے بارہویں جماعت تک کی کلاسیں چلا رہا ہے اور یہاں تقریبا

1000 طلباء اور 35 اساتذہ ہیں۔

اپیل کنندہ کے مطابق، اس سے پہلے ایک کیندریہ ودیالیہ اس عمارت میں چلایا اور چلایا جارہا تھا جس میں موجودہ سیکنڈری اسکول چلایا جا رہا ہے۔ کیندریہ ودیالیہ کو دوسری جگہ منتقل کرنے کے بعد کھیل کے میدان کے ساتھ عمارت او ای ایف کے حوالے کر دی گئی۔ اس کے بعد اپیلنٹ سوسائٹی کو او ای ایف کے افسران اور ملازمین نے سیکنڈری اسکول کے قیام کے مقاصد کے لیے تشکیل دیا تھا اور سوسائٹی کے سکریٹری نے سال 2000 میں او ای ایف کے جنرل منیجر کو ایک درخواست جمع کرائی تھی جس میں عمارت میں سیکنڈری اسکول چلانے کی اجازت طلب کی گئی تھی۔ او ای ایف کے ڈپٹی جنرل منیجر کی طرف سے ایک سرٹیفکیٹ جاری کیا گیا تھا جس میں تصدیق کی گئی تھی کہ عمارت، جو کیندریہ ودیالیہ نے خالی کی تھی، سیکنڈری اسکول کے حوالے کر دی گئی تھی۔ او ای ایف کے ورکس منیجر (انتظامیہ) کی طرف سے سوسائٹی کے سکریٹری کو ایک مراسلہ بھی بھیجا گیا تھا جس میں پوچھا گیا تھا کہ کیا اسے سالانہ 3,904 روپے کا کل لیز پٹہ قابل قبول ہے۔ اس خط کا جواب سوسائٹی کے سیکرٹری نے دیا جس میں اس بات کی نشاندہی کی گئی کہ اسے 3,904 روپے کا سالانہ کرایہ قابل قبول ہے۔

اس کے بعد ڈائریکٹر جنرل نے سیکنڈری اسکول کی منیجنگ کمیٹی کے چیئرمین کو ایک مراسلہ بھیجا جس میں چیئرمین کی ہدایات سے آگاہ کیا گیا جو کہ درج ذیل ہیں:

(i) او ای ایف کلیان سمیتی کے زیر انتظام او ای ایف سیکنڈری اسکول تدریس سیشن ختم ہونے کے بعد او ای ایف کے احاطے سے نہیں چلے گا۔ تمام متعلقہ افراد کو اس کے بارے میں فوری طور پر مطلع کیا جانا چاہیے۔

((ii) تعلیمی سال 06-2005 میں کسی بھی طالب علم کو نویں اور دسویں جماعت میں نہیں لیا جانا چاہیے۔

(iii) مینجنگ کمیٹی کو ایک ماہ کی مدت کے اندر بغیر کسی ناکامی کے 32,95,315 روپے (بتیس لاکھ پچانوے ہزار تین سو پندرہ روپے صرف) لیز پٹہ اور پریمیم جمع کرنا چاہیے۔
(iv) مینجنگ کمیٹی ماہانہ 18,307.00 روپے کا کرایہ ادا کرے گی۔ جب تک اسکول او ای ایف کے احاطے سے یعنی تدریس سیشن 06-2005 تک کام کرتا ہے۔

مزید حکم دیا گیا کہ تعمیل کی رپورٹ پیش کی جا سکے۔ 4.4.2005 کے اس حکم کو اپیل کنندہ نے 2005 کی عرضی درخواست نمبر 39846 دائر کر کے چیلنج کیا تھا جسے عدالت عالیہ نے 17.5.2005 کے فیصلے اور حکم نامے کے ذریعے درج ذیل ہدایات کے ساتھ نمٹا دیا تھا:-
"فریقین کے معروف وکیل کو سننے کے بعد ہم بورڈ کی جانب سے سینئر وکیل سری یو این شرما کی طرف سے دی گئی ضمانت کے حوالے سے اس درخواست کو نمٹاتے ہیں کہ درخواست گزار پر منفی اثر ڈالنے والی کوئی کارروائی اس وقت تک نہیں کی جائے گی جب تک کہ بورڈ اس معاملے کا فیصلہ نہ کر لے۔ تاہم، ہم یہ واضح کرتے ہیں کہ اگر درخواست گزار بورڈ کے ذریعے منظور کردہ حکم سے ناراض ہے، تو وہ مناسب فورم سے رجوع کرنے کے لیے آزاد ہو گا اور درخواست گزار کی طرف سے پہلے سے جمع کرائی گئی رقم بورڈ کے فیصلے کے تابع ہو گی۔"

مذکورہ عرضی درخواست میں فیصلے کے بعد، اپیل کنندہ نے او ای ایف کے چیئرمین کے سامنے 14.6.2005 تاریخ کی نمائندگی دائر کی۔ اس نمائندگی کو بورڈ نے 21.6.2005 کے حکم کے ذریعے مسترد کر دیا تھا جسے عرضی درخواست میں اعتراض کیا گیا تھا۔ حکم نامے میں یہ مشاہدہ کیا گیا ہے کہ رہنما خطوط کے مطابق سوسائٹی کو اچھے معنی رکھنے والے افسران اور عملے نے ملازمین اور متعلقہ اداروں کے بچوں کی تعلیمی ضروریات کی دیکھ بھال کے لیے بنایا تھا، لیکن سوسائٹی کی تشکیل کے پیچھے استدلال اس کی مطابقت کھو چکا تھا کیونکہ اسکول کے کل طلباء میں سے صرف 10 فیصد سے 11 فیصد ملازمین اور افسران کے بچے ہیں۔ اس طرح اسکول کو مزید بند کرنے کا فیصلہ کیا گیا خاص طور زائد جب محکمہ آڈٹ نے بھی

اعتراض اٹھایا تھا۔حکم نامے میں یہ بھی نشاندہی کی گئی کہ اسکول لینڈ پٹہ حکمت عملی کے مطابق مجاز اتھارٹی کی منظوری کے بغیر چل رہا ہے۔مزید
مشاہدہ کیا گیا کہ بورڈ نے ماضی میں کئی بار ہدایات بھی دی ہیں کہ تنظیم کے افسران کو تعلیمی اداروں کو چلانے میں خود کو شامل نہیں کرنا چاہیے اور اس کے بجائے اپنی بنیادی سرگرمی پر توجہ دینی چاہیے جس کے لیے وہ متعلقہ دفعات کی غلط تفہیم پر پہنچے تھے۔صحیح حساب کے مطابق لیز کا پٹہ 2,19,688 روپے سالانہ ہوگا اور ایک بار کا پریمیم بھی وصول کیا جانا تھا۔لہذا، اپیل کنندہ کو ہدایت کی گئی کہ وہ 4.4.2005 کے مراسلے میں موجود ہدایات کی تعمیل کرے۔21.6.2005 کے اس حکم کو بھی عرضی درخواست میں اعتراض کیا گیا تھا۔متنازعہ فیصلے کے ذریعے عرضی درخواست کو خارج کر دیا گیا۔

اپیل کنندہ کے معروف وکیل نے پیش کیا کہ عدالت عالیہ نے غلطی سے اس بنیاد پر کارروائی کی کہ زیر بحث احاطے پر قبضہ غیر مجاز تھا۔اس سے پہلے اسی احاطے میں کیندریہ ودیالیہ کے ذریعے ایک اسکول چلایا جا رہا تھا۔جو سوسائٹی رجسٹرڈ ہے اس کے اراکین، افسران اور او ای ایف کے ملازمین ہوتے ہیں۔ اسکول بنیادی طور پر فیکٹری کے ملازمین اور افسران کے بچوں کے لیے ہے۔ریکارڈ پر موجود دستاویزات سے پتہ چلتا ہے کہ درخواست کے مطابق اجازت دی گئی تھی اور ماہانہ کرایہ 3,904 روپے مقرر کیا گیا تھا۔پریمیم بڑھا کر 18,500 روپے ماہانہ کر دیا گیا ہے۔ بقایا جات کے علاوہ Rs.32,95,315/- جو 5.5.2005 پر جمع کی گئی ہے۔جو اسکول احاطے میں چل رہا ہے وہ سی بی ایس ای سے وابستہ ہے۔عدالت عالیہ کے حکم کے بعد ہی الحاق بند کر دیا گیا۔لیکن اس عدالت کے ذریعے منظور کردہ حکم کے پیش نظر الحاق بحال کر دیا گیا ہے۔تقریباً 1000 طلباء اپنی پڑھائی کا مقدمہ چلا رہے ہیں۔اس بات کی نشاندہی کی گئی کہ اپیل کنندہ کو مناسب وقت دیا جا سکتا ہے تا کہ ادارے کے نویں اور گیارہویں جماعت میں مقدمہ چلانے والے طلباء حتمی امتحانات میں شرکت کر سکیں۔او ای ایف کی حکمت عملی کے حوالے سے، یہ پیش کیا جاتا ہے کہ اپیل کنندہ پٹہ رقم ادا کرنے کے لیے تیار ہے اور درحقیقت اس نے 5.5.2005 پر تقریباً Rs.22 لاکھ جمع کیے ہیں۔

جواب میں، یہ نشاندہی کی جاتی ہے کہ اگرچہ اپیل کنندہ کا دعوی ہے کہ اسکول ملازمین اور اس کے بچوں کے لیے ہے، لیکن ان کی تعداد طلباء کی کل تعداد کا 10 سے 11 فیصد ہے۔ اس بات کی نشاندہی کی گئی ہے کہ نام نہاد ملکیت کی حوالگی اسی شخص نے کی تھی جس نے زمین کی الاٹمنٹ کے لیے درخواست دی تھی۔ اس حقیقت کی وجہ سے کہ طلباء کی بڑی تعداد ملازمین اور افسران کے خاندانوں سے غیر منسلک ہے، حفاظتی مسائل کا امکان ہے۔

جواب میں، اپیل کنندہ کے وکیل نے پیش کیا کہ قبضہ اپیل کنندہ کے حوالے کر دیا گیا تھا اور یہ تمام متعلقہ افراد کے علم میں تھا۔ اس سے قبل تقریباً 600 طلباء اپنی پڑھائی پر مقدمہ چلا رہے تھے۔ انہوں نے اپیل کنندہ کے اسکول میں کام جاری رکھا۔ اس کے بعد، طلباء کی تعداد میں کچھ تغیر ہو سکتا ہے، لیکن یہ اپیل کنندہ کو احاطے میں برقرار رکھنے سے انکار کرنے کی بنیاد نہیں ہو سکتی۔

ہم دیکھتے ہیں کہ غیر متنازعہ طور پر، او ای ایف بورڈ کا کوئی پٹہ دینے کا کوئی فیصلہ نہیں ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اسکول چل رہا ہے اور سی بی ایس ای سے منسلک تھا۔ طالب علم اپنی پڑھائی پر مقدمہ چلا رہے ہیں۔ اس لحاظ سے اپنی تعلیم پر مقدمہ چلانے والے طلباء کسی غیر منسلک ادارے کے طالب علم نہیں ہیں۔ اس کے ساتھ ہی، اس بات کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ اصل پوزیشن کے برعکس ملازمین اور افسران کے وارڈوں کا فیصد 15 فیصد سے کم ہے۔ لہذا، یہ موقف کہ اپیل کنندہ کے حق میں احاطے میں اسکول چلانے کے لیے جائز منظوری ہے، قبول نہیں کیا جا سکتا۔ جواب دہندگان کے ماہر وکیل کی طرف سے یہ متنازعہ نہیں ہے کہ طلباء نویں اور گیارہویں جماعت میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ یہ طلبا کے مفاد میں نہیں ہوگا کہ وہ ادارے کو فوری طور پر بند کرنے اور/ یا اپیل کنندہ کو احاطے کو فوری طور پر خالی کرنے کی ہدایت کریں۔

اپیل کنندہ کی طرف سے 31.3.2008 کے ذریعے احاطے کو خالی کرنے کے لیے ایک

انڈرٹیکنگ دائر کی جائے جس میں احاطے پر قبضے کے لیے جواب دہندگان کی طرف سے وصول کی جانے والی رقم ادا کرنے کا مزید انڈرٹیکنگ ہو۔اس طرح کا انڈرٹیکنگ دائر ہونے پر، اپیل کنندہ کو 31.3.2008 تک احاطے پر قبضہ کرنے کی اجازت ہوگی۔

اپیل کو اسی کے مطابق نمٹا دیا جاتا ہے۔تاہم، موجودہ اپیل کو نمٹانا اپیل کنندہ کے زیر بحث احاطے کی پٹہ منظوری کے لیے حکام کو منتقل کرنے کی راہ میں رکاوٹ نہیں بنے گا۔اگر ایسی درخواست کی جاتی ہے تو اس پر اس کے اپنے نقطہ نظر سے غور کیا جائے گا جس کے بارے میں ہم کوئی رائے ظاہر نہیں کرتے ہیں۔اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں ہوگا۔

کے۔کے۔ٹی۔

اپیل خارج کردی گئی

Javeed Ahmed Geelani
2025.06.05 11:43
I am the author of this
document